السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ سبح اسم ربک الأعلی کے بعد ''سبحان ربی الاعلی،، کہا جاتا ہے۔ سورہ التین کے آخری میں ''بلی وأنا علی ذلک من الشاہدین،، اسی طرح اور سورتوں میں بھی عام طورسے امام اور مقتدی دونوں کہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ صرف امام کو کہنا چاہیے۔ یا امام ومقتدی دونوں کہہ سکتے ہین افضل کیا ہے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی حدیث میں صراحتہ سامع کےلیے ''بلی وأنا علی ذلک من الشاہدین،، وغیرہ کہنے کا ذکر نہیں۔ قال شیخنا فی شرح الترمذی 4/215 فی تفسیر سورۃ التین: ''والحدیث یدل علی أن من یقرأ ہذہ الآیات یستحب لہ أن یقول تلک الکلمات، سواء کان فی الصلاۃ أو خارجا، وأما قولہا للمقتدی خلف الإمام فلم أقف علی حدیث یدل علیہ،، انتہی۔ شافعیہ سامع کےلیے جواب دینے کو مستحب کہتے ہیں خواہ وہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر کما صرح بہ المناوی فی ''التیسیر شرح الجامع الصغیر،، والنووی فی ''شرح مسلم،، وفی 'کتاب الاذکار،، آنحضرت ﷺ کے سورہ رحمٰن کی تلاوت کے وقت صحابہ نے فبای آلاء ربکما تکذبان (الرحمن: 13) کے جواب سے سکوت فرمایا تو آپ نے ان کی خاموشی پر اعتراض کیا اور جنات کے جواب دینے کو بطور مدح کے ے ذکر فرمایا، اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جن آیتوں کو پڑھ کر جواب دیا ہے، یا پڑھنے والے کو جواب دینے کا حکم دیا ہے، ان کا معنی اور مفہوم اور محل ہی ایسا ہے کہ جب وہ پڑھی جائیں تو پڑھنے والا اور سننے والا ہر شخص ان کا مناسب جواب جو احادیث سے ثابت ہو دے۔ اس استنباط کی رو سے میرے نزدیک سامع کا بھی جواب دینا اچھا ہے۔ (محدث دہلی ج: 2 ش: 10 صفر 1361ھ جنوری 1947ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 319

محدث فتویٰ